

$$P = \frac{mv + m'v'}{T}$$

24۔ فہرستی اور غیر فہرستی بینکوں میں کیا فرق ہے؟
جواب: فہرستی بینک: ایسے بینک جو کاروبار شروع کرنے سے پہلے مرکزی بینک سے اجازت لیتے ہیں اور ان کے کم از کم سرمائے کی حد مقرر ہوتی ہے اور یہ اپنی امانتوں کا کچھ حصہ مرکزی بینک کے پاس رکھتے ہیں۔
غیر فہرستی بینک: ایسے بینک جو کاروبار شروع کرنے سے پہلے مرکزی بینک سے کوئی اجازت نہیں لیتے اور ان کے سرمائے کی بھی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی اور یہ اپنی امانتوں کا کوئی حصہ مرکزی بینک کے پاس نہیں رکھتے۔

25۔ نوٹ جاری کرنے کے اصول لکھیں؟

جواب: نوٹ درج ذیل اصول کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔

(i) بینکاری کا اصول (ii) کرنسی کا اصول

26۔ راست اقدام سے کیا مراد ہے؟

جواب: راست اقدام سے مراد مرکزی بینک کا ایسا اقدام ہے جس سے وہ بینک کو اس کی پالیسی پر عمل پیرا نہ ہونے کی صورت میں اپنی لہرست سے خارج کرنے کی دھمکی دیتا ہے اور اس کو قرضہ دینے سے انکار کر دیتا ہے اس کی ہنڈیوں پر پبہ لگانے سے بھی انکار کر دیتا ہے۔

27۔ بینک ریٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: بینک ریٹ سے مراد وہ شرح سود ہے جس پر مرکزی بینک ہنڈیوں کو پبہ لگانے پر آمادہ ہوتا ہے یا دوسرے لفظوں میں جس پر بینک تجارتی بینکوں کو قرضہ دیتا ہے۔

28۔ مرکزی بینک کے کوئی سے چار فرائض لکھیں؟

جواب: مرکزی بینک درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

- (i) نوٹ جاری کرنا
- (ii) حکومت کا بینک
- (iii) تجارتی بینکوں کے محفوظ زر کا نگران
- (iv) بینکوں کا حساب گھر



سرکاری مالیات Public Finance

حکومت کی ذمہ داریاں: (Responsibilities of Govt.)

موجودہ زمانے میں ہر ملک کی حکومت یہ فرائض ادا کرتی ہے: معاشی ترقی اور لوگوں کی فلاح و بہبود (welfare) کے لیے کوشش کرتی ہے، ہر دوئی دشمنوں سے بچاؤ اور ملک کے دفاع (Defence) کے لئے فوج رکھتی ہے، ملک کے اندر امن و امان (Peace and Order) برقرار رکھنے کے لئے پولیس اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے عدالتیں قائم کرتی ہے۔ ریلیں، سڑکیں، بندرگاہیں اور ہوائی اڈے تعمیر کرتی ہے۔ سکول، کالج اور ہسپتال بناتی ہے۔ آبپاشی کے لئے ڈیم، نہریں اور بیراج تعمیر کرتی ہے۔ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کا انتظام کرتی ہے۔ معیشت کے مختلف شعبوں مثلاً زراعت، صنعت، تجارت، مواصلات اور بینکاری وغیرہ کی ترقی کے لئے مناسب اقدامات کرتی ہے۔ ملک کے مالی اور انسانی ذرائع (Human Resources) سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور "کامل روزگار" کی سطح برقرار رکھنے کے لئے منصوبہ بندی (Planning) کرتی ہے۔

ان مقاصد کے لیے حکومت کو روپے (مالیات) کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے وہ مختلف قسم کے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ بعض اوقات ملک کے اندر اور باہر سے قرضہ بھی لیتی ہے۔ چنانچہ معاشیات میں حکومت کی آمدنی اور خرچ (Income and Expenditure) کے ذرائع اور اس ضمن میں سرکاری مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (اس کی وضاحت آگے آئے گی)

سرکاری مالیات اور نجی مالیات (Private Finance) میں مشابہت (Similarity):

سرکاری مالیات: (Public Finance)

ہر حکومت آئندہ سال میں ہونے والی متوقع آمدنی اور خرچ کا جائزہ لیتی ہے اور بجٹ (Budget) یا "میزانیہ" تیار کرتی ہے اسے سرکاری مالیات کہا جاتا ہے۔

نجی مالیات: (Private Finance)

عام لوگ بھی عموماً ہر ماہ اپنا بجٹ تیار کرتے ہیں اور آمدنی و خرچ کا تخمینہ (Estimate) لگاتے ہیں۔ اسے نجی مالیات کہا جاتا ہے۔ لیکن سرکاری اور نجی (انفرادی) بجٹوں کی تیاری میں کچھ مشابہت بھی ہے اور فرق بھی چنانچہ ہم یہاں سرکاری اور نجی مالیات میں مشابہت اور فرق واضح کرتے ہیں۔ سرکاری مالیات اور نجی مالیات میں مندرجہ ذیل باتیں مشترک اور متماثل ہیں:

1۔ آمدنی و خرچ میں توازن (Balance in Income and Expenditure):

ہر آدمی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کی آمدنی اور اس کے خرچ میں توازن قائم رہے۔ یعنی اس کا خرچ اس کی آمدنی سے زیادہ نہ ہو لیکن اگر حکومت اپنی آمدنی سے کم خرچ کرے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگوں پر بھاری ٹیکس لگا کر زیادہ آمدنی فراہم کی گئی ہے، لیکن وہ ساری ان کی فلاح و بہبود پر خرچ نہیں کی گئی۔

2۔ بجٹ چھپانا (Secret) یا ظاہر (Open) کرنا:

عام افراد اپنی آمدنی خرچ کا حساب مواظفہ رکھتے ہیں اور اپنے بجٹ کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے، کیونکہ اس میں کسی سماجی اور نفسیاتی مصلحتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص کی آمدنی اس کے خرچ سے کم ہو تو اس کے عزیز و اقارب پر اس کی سفید پوشی کا بھرم کھل جاتا ہے، اگر کسی فرد کی آمدنی بہت زیادہ ہو تو وہ بھی اہم نگاہ کے ذریعے اسے ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن حکومت کا معاملہ الٹ ہے وہ اپنا بجٹ چھپانے کی بجائے شہرہ کرتی ہے۔ اور اسے پارلیمنٹ میں پیش کر کے عوام کو بتاتی ہے کہ اسے کہاں کہاں سے کتنی کتنی آمدنی حاصل ہوئی اور وہ کس کس مد پر خرچ کی جائے گی۔

سرکاری وصولیاں اور محصولاتی تمدن (Public Revenue and Tax Culture):

حکومت کے لیے ٹیکسوں کے ذریعہ آمدنی حاصل کرنے اس شعبہ میں مختلف طریقے اور قوانین وضع کرتے ہوئے جو محصولاتی نظام قائم کیا جاتا ہے اسے ٹیکس کلچر (محصولاتی تمدن) کہا جاتا ہے۔

حکومت کے ذرائع آمدنی (Sources of Income):

جدید زمانہ کی حکومتیں اپنے دفاعی، معاشرتی، اقتصادی، ترقیاتی اور دیگر فرائض انجام دینے کے لیے مالیات اور آمدنی حاصل کرتی ہیں جس کے درج ذیل دو ذرائع ہیں:

1۔ محصولاتی آمدنی (Tax revenue):

اس سے مراد ایسی آمدنی یا وصولی ہے جو مختلف قسم کے ٹیکسوں سے حاصل ہوتی ہے مثلاً

(i) براہ راست ٹیکس (Direct Tax)

(ii) بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax)

براہ راست ٹیکس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو جس شخص پر عائد کیا جائے اس کا وہ بھی اس پر پڑے مثلاً اہم ٹیکس (Income Tax) دولت ٹیکس (Wealth Tax) یا ہبہ (Gift) ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس (Property Tax) وغیرہ۔ یہ ٹیکس لوگوں کی اپنی آمدنی یا دولت یا جائیداد پر عائد کیے جاتے ہیں اس لئے وہ خود ادا کرتے اور ان کا وہ بوجھ اٹھاتے ہیں۔ ان کے برعکس بالواسطہ ٹیکس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو جس فرد یا کمپنی پر عائد کیا جائے وہ ادا تو خود کرے لیکن آگے منتقل کر کے دوسروں سے وصول کرے مثلاً درآمدات و برآمدات پر ٹیکس۔ یہ ٹیکس انپورٹر یا ایکسپورٹر ادا کرتے ہیں لیکن ٹیکس کی رقم درآمد یا برآمد کی جانے والی شے کی قیمت میں شامل کر کے گاہکوں سے وصول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح سیلز (Sales) (یعنی بکری) ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ بھی بالواسطہ ٹیکس ہیں۔

2۔ غیر محصولاتی آمدنی (Non-Tax Revenue):

اس سے مراد ایسی وصولی ہے جو حکومت کو اپنی پیداواری یا کاروباری یا بعض دیگر خدمات کے عوض حاصل ہوتی ہے مثلاً حکومت سرکاری جنگلات کی پیداوار یا صنعتی اداروں کی مصنوعات فروخت کر کے یا مواصلاتی خدمات مہیا کر کے قیمت یا فیس وصول کرتی ہے۔ غیر محصولاتی آمدنی میں دو قسم بھی شامل ہیں جو حکومت ملک کے اندر یا باہر سے قرضے کو فراہم کرتی ہے۔ ہم یہاں ان مختلف قسم کے ذرائع کی تفصیل بیان کرتے ہیں:

ٹیکس (Tax) یا محصول:

سرکاری آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ٹیکس ہوتا ہے۔ اس سے مراد شہریوں کے ذمے ایسی واجب الادا رقم ہے جو وہ اپنی دولت یا آمدنی

میں سے حکومت کو دیتے ہیں تاکہ وہ ان اخراجات کو پورا کر سکے جو اسے عوام کے اجتماعی فائدہ کے لئے اٹھانے پڑتے ہیں ٹیکس کی دو خصوصیات ہیں:

- اس کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے یعنی جس پر ٹیکس عائد ہوتا ہے گویا جس کی آمدنی قابل ٹیکس ہوتی ہے یہ ضروری دینا پڑتا ہے۔
- ٹیکس حکومت کے عام اجتماعی مقاصد کے لئے حاصل کیا جاتا ہے اس کے بدلے میں ٹیکس دینے والے کو براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچایا جاتا۔ یعنی جو شخص اہم ٹیکس ادا کرتا ہے وہ اس کے بدلے میں اپنی ذات کے لئے اتنا ہی فائدہ اٹھانے کے لئے حکومت سے تقاضا نہیں کر سکتا بلکہ ٹیکس کی رقم قوم کے اجتماعی اور مشترکہ (Collective) فائدہ کے لئے خرچ ہوتی ہے۔

حکومت کے غیر محصولاتی آمدنی "درج ذیل ہیں:

1۔ فیس (Fee):

اس سے مراد وہ رقم ہے جو لوگ حکومت سے کوئی خدمت حاصل کرنے کے عوض ادا کرتے ہیں مثلاً لائسنس فیس یا تعلیمی فیس (Tuition Fee)۔ پاکستان میں اسلحہ کا لائسنس بنانے، پاسپورٹ بنوانے، شکار کھیلنے یا بعد الٹی کاغذات پر گٹ لگانے کے لئے فیس ادا کی جاتی ہے۔

2۔ شے یا خدمت کی قیمت: (Price of Goods or Services)

اس سے مراد وہ آمدنی ہے جو حکومت کو اپنی اشیاء یا خدمات (Goods & Services) فروخت کرنے کے عوض حاصل ہوتی ہے مثلاً پٹرول پمپ پر پٹرول کی گیس اور جنگلات کی لکڑی وغیرہ سے جو رقم حاصل کرتی ہے وہ اس مد میں شمار ہوتی ہے۔ فیس اور قیمت میں یہ فرق ہے کہ فیس اس خدمت کی لاگت سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ جو حکومت عوام کو مہیا کرتی ہے لیکن قیمت مہیا کردہ خدمت کے برابر ہوتی ہے۔ ٹیکس اور "قیمت" میں یہ فرق ہے کہ ٹیکس ہر اس شخص کو دینا پڑتا ہے جس پر قواعد کے تحت لاگو ہو لیکن قیمت صرف اسے ہی دینی پڑتی ہے جو حکومت سے کوئی خدمت یا شے خریدے۔

3۔ سرکاری جائیداد (State Property):

حکومت کو سرکاری جائیداد سے بھی آمدنی حاصل ہوتی ہے مثلاً سرکاری زمینیں فروخت کر کے یا کانوں (Mines) سے معدنیات نکال کر یا جنگلات کی لکڑی اور دیگر پیداواری فروخت کر کے۔ حکومت پاکستان کانوں سے نکلنے والے نمک کو فروخت کر کے اور دیگر کانیں نمک پر دے کر رائلٹی (Royalty) کی شکل میں آمدنی حاصل کرتی ہے۔ اسی طرح ضلع ہزارہ دیر چترال اور شمالی علاقوں سے جنگلات کی لکڑی فروخت کر کے آمدنی حاصل کرتی ہے۔

4۔ حکومت کے پیداواری کام (Productive Enterprises):

حکومت بعض اور تجارتی کاروبار کرتی ہے جن سے اسے منافع کی صورت میں آمدنی حاصل ہوتی ہے مثلاً ریل، ڈاک، ٹار، ٹیلیفون، بجلی وغیرہ کے ٹکٹوں سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

ٹیکس عائد کرنے کے اصول (Canons of Taxation):

حکومت کو (یعنی کسی ملک کے وزیر مالیات کو) ٹیکس نافذ کرتے وقت مندرجہ ذیل اصول پیش نظر رکھنے چاہیں ان میں سے پہلے چار اصول پروفیسر آدم سمٹھ نے پیش کئے ہیں۔

1۔ اصول مساوات (Canon of Equity):

پروفیسر آدم سمٹھ لکھتے ہیں کہ ہر ملک کے باشندوں کو اپنی حکومت کے استحکام کے لئے اپنی توفیق کے مطابق حصہ لینا چاہیے۔ اسے مساوات یا عدل کا اصول کہا جاتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص یکساں مقدار میں ٹیکس ادا کرے نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر آدمی

یکساں شرح سے ٹیکس ادا کرنے کیونکہ ان دونوں طریقوں سے مساوات کے تقاضے پورے نہیں ہوتے بلکہ اس سے مراد ہے ہر شخص اپنا اپنا استطاعت اور آمدنی کے مطابق ٹیکس ادا کرنے زیادہ آمدنی والے زیادہ شرح سے ٹیکس دیں اور کم آمدنی والے کم شرح سے ٹیکس ادا کریں۔ اس ٹیکس کا تقاضا "تخلف ٹیکس" ہے اور ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے جیسے کسی کی آمدنی بڑھتی جائے ٹیکس کی شرح بھی بڑھتی جائے۔

2- اصول یقین (Canon of Certainty):

اس سے مراد یہ ہے کہ ٹیکس گزار کو ٹیکس کی رقم کی ادائیگی کے طریقہ کا پورا پورا علم ہونا چاہئے کہ ٹیکس کتنا دینا ہے اور کب دینا ہے کیونکہ لامعلیٰ کی صورت میں انہیں بڑی پریشانی ہوتی ہے اور حکومت کو بھی اپنی ضرورت اور توقع کے مطابق ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ یہ فیصلہ آدھ سبھی رائے یہ ہے کہ اگر ٹیکس کے نظام میں یقین کا عنصر غائب ہو تو ٹیکس وصول کرنے کے نظام میں بد عنوانی فروغ پا سکتی ہے۔ چنانچہ ٹیکس گزار کرنے اور اکٹھے کرنے کے اختیارات محض حکومت کی مرضی پر ہی نہیں چھوڑ دینے چاہئیں بلکہ اس سلسلے میں واضح اور یقینی پالیسی موجود ہونی چاہئے۔ اس کا ایک طرف تو ٹیکس دہندگان کو فائدہ ہوتا ہے اور دوسری طرف خود حکومت کو کیونکہ وہ ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں یقینی معلومات ہونے کے بعد اپنے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی پروگرام پر بے اعتمادی سے بنا سکتی ہے۔

3- اصول سہولت (Canon of Convenience):

اس اصول کے مطابق جہاں تک ممکن ہو ٹیکس کی رقم ایسی ہونی چاہئے جو ٹیکس گزار آسانی کے ساتھ دے سکتے ہوں۔ اس مقصد کے لئے ٹیکس تسلیوں میں لینا چاہئے اور ایسے وقت میں وصول کرنا چاہئے جب انہیں تنخواہ یا آمدنی حاصل ہو۔ مثلاً زراعت پیشہ طبقہ سے اس وقت جب ان کی فصل پک کر تیار ہو جائے کاروباری طبقہ سے اس وقت جب تجارتی سرگرمی شروع ہو اور ملازمت پیشہ لوگوں سے اس وقت جب انہیں تنخواہ وصول ہو۔

4- اصول کفایت (Canon of Economy):

اس اصول کا تقاضا ہے کہ ٹیکس اکٹھا کرنے کے اخراجات کم سے کم ہوں ایسا نہ ہو کہ ٹیکس کی ساری رقم ان افسروں اور کلرکوں کی تنخواہوں میں چلی جائے جو ٹیکس اکٹھا کرنے پر مامور ہوں۔ اس لئے ٹیکس میں دباؤ انداز مستعد مگر تنخواڑے افراد مقرر کرنے چاہئیں تاکہ ان کی تنخواہیں ادا کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ رقم حکومت کے خزانے میں پہنچ سکے۔

5- اصول سادگی (Canon of Simplicity):

نظام محصولات سادہ اور عام ٹیکس دہندہ کی سمجھ کے مطابق ہونا چاہئے اس میں کوئی پیچیدگی اور الجھن نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اگر ٹیکس دہندہ کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس پر کون سا ٹیکس لگے گا اور کس شرح سے نافذ ہوگا پھر ٹیکس جمع کرنے والے حکام ٹیکس دہندوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھائیں گے اور بد عنوانی اور بے قاعدگی کے دروازے کھل جائیں گے۔

6- اصول پیداوری (Canon of Productivity):

اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو ٹیکس سے اتنی آمدنی ضرور ہونی چاہئے کہ وہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکے۔ ایسا نہ ہو کہ اخراجات زیادہ ہوں اور ٹیکس کم۔ ورنہ حکومت کو اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے قرضہ لینا پڑتا ہے یا اسے نوٹ چھاپنے پڑتے ہیں۔

7- اصول لچک داری (Canon of Elasticity):

بہترین نظام محصول وہ ہے جس میں لچک موجود ہو یعنی قومی آمدنی میں جوں جوں اضافہ ہوتا جائے حکومت کو ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی بڑھتی جائے اور اگر لوگوں کی آمدنیاں کم ہو جائیں تو ٹیکس بھی کم ہو جائیں۔

8- اصول موہقت (Canon of Flexibility):

ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہئے کہ ملک کے معاشی اور مالی حالت میں تغیرات اور نئے تقاضوں کے مطابق اسے ڈھالا جاسکے اور اس میں مطلوبہ تبدیلی پیدا کی جاسکے۔ گویا اصول موہقت اصول لچک داری کی بنیاد اور مطلوبہ شرط ہے۔ کیونکہ اگر نظام محصولات نئے حالات کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہو تو اس میں لچک پیدا ہوگی اور حکومت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ٹیکسوں میں اضافہ ہو سکے گا۔

9- معاشی ترقی کا اصول (Canon of Development):

ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہئے جو ملکی معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے کا باعث بنے، یعنی اس کے باعث بچتوں، سرمایہ کاری، بیرونی تجارت اور برآمدات کی حوصلہ افزائی ہو۔ زرعی اور صنعتی شعبے پھیلیں پھولیں اشیاء و خدمات کی پیداوار میں اضافہ ہو اور تقسیم دولت کا نظام مساویانہ (Equitable) ہو جائے۔

10- ٹیکسوں کا بہترین نظام: (Best System of Taxes)

ٹیکس کا بہترین نظام وہ ہوتا ہے جو مذکورہ بالا اصولوں پر پورا اترے، یعنی جو اصول مساوات، اصول یقین، اصول سہولت وغیرہ تمام شرطوں کو پورا کرتا ہو۔ نیز اس میں یہ خوبیاں ہوں: وہ آمدنی اور دولت کی تقسیم میں عدم مساوات اور بے اعتدالی کو ختم کرے اور تقسیم دولت کے نظام میں اعتدال، توازن اور مساوات کا رجحان پیدا کرے معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں مدد دے، قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کا باعث بنے بچت اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے، غیر پیداوری اور تفریاتی (Luxurious) اخراجات کی حوصلہ شکنی کرے۔ جوں جوں قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا جائے اسی رفتار سے صرف اور خرچ کو بڑھتے جانے سے روکے اور زائد آمدنی کا حتمی الامکان زیادہ سے زیادہ حصہ بچتوں اور سرمایہ اندوزی کی طرف مخصوص کرنے میں مدد دے۔

ٹیکسوں کی اقسام

(Kinds of Taxation)

ٹیکسوں کی مختلف اقسام ہیں: بلا واسطہ ٹیکس (براہ راست ٹیکس) (Direct Tax) اور بالواسطہ ٹیکس (غیر مباشرت) (Indirect Tax)۔ تناسب ٹیکس (Proportional Tax) اور متراکم ٹیکس (Progressive Tax) ایک اور قسم ہے تخریجی ٹیکس (Regressive Tax) ان کا باہمی فرق اور ان کے فوائد و نقصانات ذیل میں بیان کئے گئے ہیں:

1- براہ راست یا بلا واسطہ ٹیکس: (Dinect Tax)

اس سے مراد وہ ٹیکس ہے جو ٹیکس گزار براہ راست حکومت کو ادا کرتا ہے اور اس کا بوجھ بھی اسی شخص پر پڑتا ہے وہ اسے آگے کسی اور پر منتقل نہیں کر سکتا۔ مثلاً انکم ٹیکس، ویریٹی ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، وراثت ٹیکس (Inheritance Tax) اور مالیہ زمین وغیرہ۔ ایسے ٹیکس وہی شخص ادا کرتا ہے جس پر یہ لگائے جاتے ہیں۔

2- بالواسطہ ٹیکس: (Indinect Tax)

اس سے مراد وہ ٹیکس ہے جس کی ادائیگی تو کسی ایک شخص کے ذمے ہو۔ لیکن اس کا بوجھ دراصل کسی اور پر پڑے۔ کیونکہ ٹیکس دینے والا اسے کسی اور پر منتقل کر دیتا ہے۔ مثلاً سلیز ٹیکس ایکسائز ڈیوٹی یا کسٹم ڈیوٹی وغیرہ۔ یہ ٹیکس عام طور پر تاجراں کو دیتے ہیں، لیکن جب وہ اشیاء فروخت کرتے ہیں تو ادا شدہ ٹیکس کی رقم قیمت میں شامل کر کے خریداروں سے وصول کر لیتے ہیں خود حکومت کا منشاء بھی یہی ہوتا ہے کہ یہ ٹیکس صارفین سے ہی وصول کیے جائیں، لیکن چونکہ ہر صارف پر بلا واسطہ ٹیکس عائد نہیں کیا جاتا اس لئے تاجروں کے ذریعے یہ ٹیکس صارفوں سے

وصول کئے جاتے ہیں۔

3- متناسب ٹیکس: (proportional Tax) یہ ٹیکس متناسب طور پر ایک شرح سے ٹیکس لگایا جائے، یعنی تمام ٹیکس گزار اپنی آمدنی کا یکساں تناسب سے حصہ ٹیکسوں کی شکل میں دیں تو اسے متناسب ٹیکس کہا جاتا ہے ایسی صورت میں خواہ کسی کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے آمدنی والا دس لاکھ روپے۔

4- متقدم ٹیکس: (Progressive Tax) اگر کسی شخص کی آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ٹیکس کی شرح بڑھتی چلی جائے تو اسے متقدم ٹیکس کہا جاتا ہے مثلاً ایک شخص جس کی آمدنی ایک لاکھ اور دو لاکھ کے درمیان ہو اس پر دس فیصد کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے جس کی دو لاکھ اور تین لاکھ کے درمیان ہو اس پر پندرہ فیصد کے حساب سے جس کی تین لاکھ اور چار لاکھ کے درمیان ہو اس پر تیس فیصد کے حساب سے اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

"A Tax which takes an increasing proportion of INCOME as income increases."

"اس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو برقی آمدن میں سے بڑھتا ہوا حصہ وصول کرتا ہے۔"

پاکستان میں انکم ٹیکس متقدم شرح سے لگایا جاتا ہے۔

5- مترجی ٹیکس: (Regressive Tax) یہ متراجہ ٹیکس کے برعکس ہے اس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جس کا پوچہ کم آمدنی والے پر زیادہ اور زیادہ آمدنی والے پر کم پڑے مثلاً اگر ایسی شے کی خرید پر ٹیکس لگایا جائے جس کا استعمال مراد کی نسبت غرباء زیادہ کرتے ہیں تو یقیناً اس کا پوچہ امیروں کی نسبت غریبوں پر زیادہ پڑے گا جیسے آٹے، وال، مٹی کا تیل اور سائیکل وغیرہ پر ٹیکس۔

6- زائد قدری ٹیکس واث: (Value-Added Tax (VAT)) یہ ایک نئی قسم کا ٹیکس ہے جو مغربی یورپ کے بعض ممالک میں عائد کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شے کی پیداوار کے ہر مرحلے پر ٹیکس عائد کیا جائے مثلاً ذیل روٹی کے لئے "واٹ" سب سے پہلے کسان سے گندم کی پیداوار پر لیا جاتا ہے پھر ملن (Mill) سے گندم کی پائی کے بعد آٹا بن جانے پر پھر بیکری سے ذیل روٹی بن جانے پر اور اس کے بعد پرچون فروش سے روٹی بیچنے پر۔ یہ بات قابل غور ہے کہ "واٹ" ٹیکس ہر مرحلے کی مالیت پر وصول نہیں کیا جاتا بلکہ ہر مرحلے پر شے میں جتنی قدر کا اضافہ ہوتا جائے اس پر وصول کیا جاتا ہے۔ مثلاً پہلے گندم پر اور اس کے بعد آٹے پر نہیں بلکہ گندم اور آٹے کی مالیت کے درمیانی فرق پر۔

براہ راست یا بلا واسطہ ٹیکس کی خوبیاں (Merits) (فائدے) (Advantage):

1- لچک دار: (Elastic)

یہ ٹیکس لچک دار ہوتا ہے کیونکہ جب معاشی سرگرمی کے تیز ہوجانے سے لوگوں کی آمدنی بڑھ جائے تو حکومت کو ایسے ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی بڑھ جاتی ہے اور جب ملک میں بحران (Depression) یا سرد بازاری (Slump) کی کیفیت ہو تو لوگوں کی آمدنی کم ہوجانے سے ٹیکسوں کی رقم بھی کم ہوجاتی ہے اور لوگوں پر ٹیکس کا بوجھ خود بخود ہلکا ہوجاتا ہے۔

2- یقینی: (Certain)

یہ ٹیکس اصول یقین کا تقاضا بھی پورا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگوں کی آمدنی یا جائیداد یا دولت پر براہ راست نافذ کیے جاتے ہیں اور ٹیکس دینے والوں پر یہ واضح کر دیا جاتا ہے کہ کیا ٹیکس دینا ہے اور کب اور کہاں ادا کرنا ہے۔

3- متقدم ٹیکس: (Progressive) اگر کسی شخص کی آمدنی کم آمدنی پر کم شرح سے اور زیادہ آمدنی پر زیادہ شرح سے عائد کئے جاتے ہیں لہذا یہ اصول مساوات کو پورا کرتے ہیں۔ پاکستان میں انکم ٹیکس اسی قاعدہ کے مطابق نافذ کیا جاتا ہے۔

4- کفایت: (Saving) ان ٹیکسوں میں اصول کفایت کی پابندی ہوتی ہے کیونکہ ان کی فراہمی پر حکومت کو زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ مثلاً انکم ٹیکس کی صورت میں آمدنی کی ایک حد مقرر کی دی جاتی ہے اور یہ قانون بنادیا جاتا ہے کہ جس شخص کی آمدنی اس حد سے گزر جائے وہ خود اپنا حساب پیش کرے اور ٹیکس کرانے کے بعد ٹیکس ادا کرے۔

5- قیمتوں میں استحکام: (Stability of Prices) براہ راست ٹیکس قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو دور کرنے اور معاشی حالات کو ہموار و مستحکم بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

6- احساس شہریت: (Civic Consciousness)

ان ٹیکسوں سے عوام میں شہریت کا احساس پیدا ہوتا ہے وہ حکومت کے کاموں میں دلچسپی لینا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک شخص انکم ٹیکس ادا کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک ذمہ دار اور باوقار شہری محسوس کرتا ہے وہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ سرکاری خزانے میں حصہ ڈال رہا ہے۔

براہ راست ٹیکسوں کی خامیاں (Demerits) یا نقصانات (Disadvantages):

1- احساس ناگواری: (Odd feelings)

ان ٹیکسوں کی ادا ٹیکس دہندہ کو ناگوار گزرتی ہے کیونکہ وہ اسے براہ راست اپنی آمدنی میں سے ادا کرنے پڑتے ہیں وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی محنت کا پھل حکومت لے جاتی ہے۔

2- ٹیکس چوری: (Tax Evasion)

ان کی وصولی کا انحصار لوگوں کی دیانتداری پر ہوتا ہے وہ عموماً اپنی صحیح آمدنی ظاہر نہیں کرتے اور ٹیکس بچانے کے حیلے بہانے کرتے ہیں لہذا حکومت کو جتنا ٹیکس وصول ہوتا چاہئے اس سے کم ملتا ہے۔

3- بچتوں کی حوصلہ شکنی: (Discouragement of Saving)

اگر ان ٹیکسوں کی شرح بلند ہو تو لوگوں کی بچتیں کم ہو جاتی ہیں اور کاروبار میں لگانے کے لئے سرمایہ کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور یوں معاشی ترقی کی رفتار متاثر ہو جاتی ہے۔

4- زائد کمائی کی حوصلہ شکنی: (Disuaging Excessive Earnings)

براہ راست ٹیکس لگانے میں ایک خرابی یہ ہے کہ اس سے لوگوں کے اندر زیادہ محنت کر کے زائد آمدنی حاصل کرنے کے جذبہ کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے کیونکہ براہ راست (متقدم) ٹیکس کی رو سے زائد آمدنی پر بلند شرح سے ٹیکس نافذ ہوتا ہے۔ تو اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ ٹیکسوں کی بالواسطہ ٹیکس کی خوبیوں (یا فائدے): (Advantages of Indirect Taxes)

بالواسطہ ٹیکس مثلاً: ایکسائز ٹیکس یا سائیکل ٹیکس میں یہ خوبیاں ہیں:

- 1- نامواریت کا خاتمہ: (End of Odd Feelings) ایک ادا بھی ٹیکس دہندوں کو تا کواریٹس مگر نہ کیونکہ وہ جب شے خریدتے ہیں تو قیمت کے ساتھ ٹیکس خود بخود ادا ہو جاتا ہے اور انہیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔
 - 2- ٹیکس چوری کا خاتمہ: (End of Tax Evasion) بالواسطہ ٹیکس ٹالائیں جاسکتا کیونکہ جب کوئی شخص شے خریدتا ہے تو ساتھ ہی ٹیکس ادا کر دیتا ہے اس کی ادائیگی یقینی ہوتی ہے۔
 - 3- احساس شہریت: (Feeling of Citizenship) چونکہ بالواسطہ ٹیکس چیزوں کی قیمتوں میں شامل ہوتا ہے اور غریب لوگ بھی اپنی آمدنی کے مطابق وہ اشیاء خریدتے ہیں اس لئے انہیں بھی بالواسطہ حکومت کے خزانے میں کچھ حصہ ڈالنے کا موقع ملتا ہے۔
 - 4- مساوات کا اہتمام: (Equality) اگر ایسے ٹیکس عیش و عشرت کے سامان مثلاً کاریں، فرج، ایئر کنڈیشنر اور ٹیلی ویژن وغیرہ پر لگائے جائیں تو اصول مساوات کا تقاضا پورا ہو سکتا ہے کیونکہ اس طرح امیر لوگ زیادہ ٹیکس ادا کریں گے اور غریب لوگ جتنے جتنے ٹیکس ادا کریں گے کیونکہ وہ ایسی اشیاء خریدتے ہی نہیں۔
 - 5- بوجھ کی وسیع تقسیم: (Burden Shairing) بالواسطہ ٹیکسوں کی ایک فائدہ یہ ہے کہ ان ٹیکسوں کی کا بوجھ مختلف طبقوں پر پھیل جاتا ہے اور براہ راست ٹیکس کی مانند صرف ایک طبقہ پر بوجھ نہیں پڑتا۔
 - 6- منشیات کی روک تھام: (Control over Narcotics) اگر بالواسطہ ٹیکس تفریاتی اشیاء (Luxury Goods) پر نافذ کئے جائیں تو ان کا استعمال اور مصرف کم ہو جائے گا۔ اور ان سے بچ جانے والے مالی وسائل ایسی اشیاء کی پیداوار میں لگائے جاسکتے ہیں جن کی ملک کو زیادہ ضرورت ہو۔ گویا پیداواری وسائل کو حسب ضرورت تخصیص (Allocate) کیا جاسکتا ہے۔
 - 7- بچتوں اور سرمایہ کاری میں اضافہ: (Increase in savings and Investment) بالواسطہ ٹیکس اشیاء کی خرید پر عائد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے صرف (Consumption) کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور بچتیں (Savings) بڑھ جانے سے تشکیل سرمایہ (Capital Formation) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
 - 8- ٹیکس دہندگان میں اضافہ: (Increase in Tax Payers) بالواسطہ ٹیکس مختلف نوع کی اشیاء و خدمات پر نافذ کیا جاسکتا ہے اور یوں ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔
- بالواسطہ ٹیکسوں کی خامیاں (یا نقصانات): (Disadvantages of Indirect Taxes)
- 1- تشریلی خاصیت (Regressive): اگر ٹیکس عام ضرورت کی چیزوں پر لگائے جائیں تو امیر اور غریب یکساں ادا کرتے ہیں اس طرح ایثار و قربانی کے اعتبار سے غریبوں زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی نوعیت تشریلی ٹیکس کی ہوتی ہے۔
 - 2- عدم یقین: (Lace of Certainty) حکومت کی آمدنی غیر یقینی ہوتی ہے کیونکہ یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اگر کسی چیز پر ٹیکس لگایا جائے تو اس کی خریداری پہلے جتنی رہے گی یا کم ہو جائے گی۔

- 3- افراط زر کا دباؤ: (Pressure of Inflation) ایسے ٹیکسوں سے اشیاء کی قیمتیں بلند ہو جاتی ہیں اور افراط زر کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔
 - مزائد (Progressive) ٹیکس کی خوبیاں (یا فائدے):
 - 1- مساوات کا تقاضا: مزائد ٹیکس اصول مساوات کا تقاضا پورا کرتا ہے کیونکہ اس کی رو سے کم آمدنی پانے والوں سے کم شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور زیادہ آمدنی حاصل کرنے والوں سے زیادہ شرح سے۔
 - 2- پیداواریت کا تقاضا: مزائد ٹیکس اصول پیداواری کو پورا کرتا ہے کیونکہ متناسب ٹیکس کے مقابلہ میں مزائد ٹیکس سے حکومت کو زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔
 - 3- غیر مساویانہ تقسیم کا علاج: اس سے معاشرہ میں دولت کی غیر مساوی تقسیم کو مساویانہ بنایا جاسکتا ہے اور معاشی فرق کو کم کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایک طرف زیادہ آمدنی والوں پر بلند شرح سے ٹیکس عائد کر کے ان کے پاس بے تحاشا دولت کو جمع ہونے سے روکا جاسکتا ہے اور دوسری طرف کم آمدنی والوں پر شرح سے ٹیکس عائد کر کے یا مراعات سے ان کی قوت بڑھائی جاسکتی ہے۔
 - 4- اجتماعی فلاح کا ضامن: اس سے معاشرہ کی اجتماعی فلاح و بہبود میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو امیر لوگ ٹیکس گلنے کی وجہ سے تعیشات کا استعمال کم کر دیتے ہیں اور دوسری طرف غریب لوگ اپنی ضروریات زندگی پہلے سے بہتر طور پر پوری کر سکتے ہیں۔
 - 5- بے روزگاری کا خاتمہ: (Elimination of Unemployment) مزائد ٹیکس کی مدد سے سرحد بازاری اور بے روزگاری ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کا طریقہ عمل یہ ہے: امیر لوگ زیادہ آمدنیوں کی بدولت کافی رقم بچا لیتے ہیں جس کے باعث صرف دولت کم ہو جاتا ہے طلب گر جاتی ہے اور اشیاء و خدمات خریدنے کے لئے ضروری روپیہ بازار میں نہیں لایا جاتا اس کے نتیجہ میں بے روزگاری بھیلتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہوتا ہے کہ امیروں پر بلند شرح سے ٹیکس لگادیا جائے اور اس رقم سے ترقیاتی منصوبوں کو فروغ دیا جائے۔ اس طرح ملک میں روزگار کے لئے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور بے روزگاری دور ہو جائے گی۔
- مزائد ٹیکس کی خامیاں: (Disadvantages of Progressive Tax)
- 1- صحیح کیفیت سے ناواقفیت: اس ٹیکس کا اصول کئی مفروضات پر مبنی ہے۔ مثلاً یہ کہ جیسے جیسے کسی کی آمدنی بڑھتی جائے اس کے لئے روپیہ کا مختتم افادہ کم ہوتا جاتا ہے اس لئے ٹیکس کی شرح بڑھا دینی چاہئے لیکن یہ جاننا بہت دشوار ہے کہ بڑھتی ہوئی آمدنی کا افادہ مختتم کس رفتار سے کم ہوتا ہے۔ تاکہ لوگوں پر سی لحاظ سے ٹیکس کی شرح بڑھائی جائے۔
 - 2- معاشی کیفیت میں فرق: اس میں یہ فرق کیا گیا ہے کہ دو افراد کی آمدنی یکساں ہو تو ان کے لئے افادہ بھی یکساں ہوگا لیکن درحقیقت یہ ضروری نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کے زیر کفالت افراد کی تعداد زیادہ ہو اور دوسرے پر کم۔

3۔ مفروضہ کی ضروری:

اس ٹیکس کا ایک مفروضہ یہ ہے کہ جوں جوں آمدنی میں اضافہ ہوتا جائے لوگ تنصیحات پر اپنے اخراجات بڑھاتے جاتے ہیں حالانکہ ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔

4۔ سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی:

حزبانہ ٹیکسوں کے باعث سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کا امکان ہوتا ہے۔ خاص طور پر ایسی سرمایہ کاری کی جس میں نقصان کا عنصر (Risk) زیادہ ہو لوگوں میں کام کرنے کا جذبہ مائع پڑ جاتا ہے۔ وہ کام کرنے کی بجائے فرصت و فراغت (Leisure) کو ترجیح دیتے لگ جاتے ہیں۔

اچھائیوں (Goods) کی بجائے برائیوں (Bads) پر ٹیکس

ماہرین نے ٹیکسوں کی ایک اور قسم پیش کی ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ اچھی سرگرمیوں کی بجائے بری سرگرمیوں پر ٹیکس عائد کرنا چاہئے۔ اچھی سرگرمیاں یہ ہیں: محنت مزدوری پس انداز کی سرمایہ کاری اور کاروباری خدمت مول لینا (Risk-taking) وغیرہ تاکہ ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ ان کے برعکس بری سرگرمیاں یہ ہیں: شراب نوشی، تنباکو نوشی، قمار بازی، منشیات اور مصروفیت اشیاء کی پیداوار اور استعمال وغیرہ۔ یوں معاشرہ میں اچھائیوں کو فروغ حاصل ہوگا اور برائیوں کی حوصلہ شکنی ہوگی۔

پاکستان کے نظام محصولات کا جائزہ

(Analysis of Public Revenue in Pakistan)

پاکستان کے نظام محصولات کا جائزہ لینے سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ ٹیکسوں کا حصہ زیادہ (Major Share) ہے:

حکومت کو اپنی آمدنی کا 80 فیصد حصہ ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے اور صرف 20 فیصد دیگر ذرائع سے۔ گویا حکومت کی آمدنی کا بیشتر دار و مدار (پیداوری محکموں اور ذرائع کی بجائے) ٹیکسوں پر ہے۔ جس سے ایک طرف تو عوام پر ٹیکسوں کا بہت بوجھ (Load) پڑتا ہے اور دوسری جانب حکومت کی آمدنی کے ذرائع غیر مستحکم (Unstable) رہتے ہیں۔

2۔ بالواسطہ ٹیکسوں کی کثرت:

ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی میں براہ راست (Direct) (یعنی بلا واسطہ) ٹیکسوں کا حصہ صرف 30 فیصد اور بالواسطہ ٹیکسوں کا 79 فیصد ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ ٹیکسوں کا بیشتر بوجھ عام صارفین پر منتقل ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں بلا واسطہ محصولات کا حصہ کم ہے کیونکہ کل ٹیکسوں میں بلا واسطہ ٹیکسوں کا تناسب انڈینشیا میں 82.5 فیصد ہے۔ بلا واسطہ (Indirect) ٹیکسوں کا تناسب (Proportion) سوڈان اور برما کو چھوڑ کر پاکستان میں سب سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ بلا واسطہ ٹیکسوں کا حصہ کل اصل (Revenue) میں بڑھایا جائے کیونکہ بلا واسطہ ٹیکس قیمتوں کے نظام کو مستحکم کرنے کے بغیر بڑھائے جاسکتے ہیں دوسری طرف بالواسطہ ٹیکس رف قیمتوں کو درہم برہم کرتے ہیں بلکہ قیمتیں بلند کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ مزید برآں بلا واسطہ (یعنی براہ راست) ٹیکسوں کو اس ح تا فذ کیا جاسکتا ہے کہ ان کا بوجھ زیادہ آمدنی والے لوگوں پر پڑے۔

3۔ ٹیکس چوری (Tax Evasion) کی خرابی:

پاکستان کے نظام محصولات کی ایک اور خامی یہ ہے کہ بے شمار افراد جن کی آمدنی "قابل ٹیکس" (Taxable) ہے اپنا (Tax Return) منگنے کے پاس حق ہی نہیں کراتے اور نہ ٹیکس ادا کرتے ہیں گویا وہ ادائیگی سے صاف بچ جاتے ہیں ان کے علاوہ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو اپنے گوشوارے میں پوری آمدنی درج نہیں کرتے بلکہ کم آمدنی ظاہر کرتے ہیں اور یوں ٹیکس بچالے جاتے ہیں۔ اس معاملہ کو "ٹیکس چوری" کہا جاتا ہے۔

4۔ غیر موثر نظام:

ملک میں تقسیم دولت کا نظام غیر منصفانہ (Inequitable) اور ناقص ہونے اور چند افراد کے ہاتھوں میں بیشتر دولت مرکوز (Concentrate) ہو جانے کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ٹیکسوں کا نظام موثر اور سادہ یا نہ نہیں۔ جن لوگوں پر اکٹم ٹیکس واجب الادا ہوتا ہے وہ مختلف جیلوں سے ٹیکس بچا لیتے ہیں اور اس کی کوپرا کرنے کے لئے حکومت بالواسطہ ٹیکسوں کی طرف رجوع کرتی ہے جس سے قیمتیں بڑھتی ہیں اور عام صارفین اس بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

5۔ ٹیکسوں کا تنزیلی (Regressive) نظام:

جہاں تک براہ راست ٹیکسوں کا تعلق ہے پاکستان کا نظام حزامہ (Progressive) نوعیت کا ہے یعنی یہ اصول مساوات کو پورا کرتا ہے زیادہ آمدنی والے شخص کو بلند شرح سے ٹیکس دینا پڑتا ہے اور کم آمدنی والے شخص کو پست شرح سے، لیکن جہاں تک بالواسطہ ٹیکسوں کا تعلق ہے یہ اصول مساوات کا تقاضا صحیح معنوں میں پورا نہیں کرتے کیونکہ یہ ٹیکس تنزیلی نوعیت (Regressive) کے ہوتے ہیں۔ یہ مختلف اشیاء کی قیمتوں میں شامل ہوتے ہیں جو امیر غریب سبھی لوگ خریدتے ہیں گویا بالواسطہ ٹیکس کا بوجھ منقطع طبقے پر زیادہ پڑتا ہے۔

6۔ قومی آمدنی اور ٹیکسوں کا تناسب (Ratio of N.I. & Revenue):

سرکاری محصولات کی آمدنی مجموعی داخلی پیداوار (G.D.P) کا فیصد حصہ ہوتی ہے جو ایک ترقی پذیر ملک کے لئے انتہائی کم ہے۔ چنانچہ ایک طرف پاکستان میں ارتکاز دولت کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف عوامی غربت (Poverty) کا۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت دولت مند طبقے سے براہ راست ٹیکس کافی مقدار میں حاصل کر کے عوام کو تعلیمی، طبی، تفریحی اور معاشرتی فراہم کرنے تاکہ ایک طرف تقسیم دولت کا معتدل نظام برپا ہو سکے اور دوسری جانب ملک سے غربت و افلاس کا خاتمہ کیا جاسکے۔

7۔ ناکافی (Insufficient) آمدنی:

حکومت کو اپنے تمام اخراجات پورے کرنے کے لیے حسب ضرورت آمدنی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لیے تمویل خاسر (خسارے کی سرمایہ کاری (Deficit Financing) کا سہارا لینا پڑتا ہے یعنی ملک کے بنکاری نظام سے قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے جس سے کرنسی کا پھیلاؤ بڑھ جاتا ہے، افراط زر کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر چکا ہے، قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں اور معیہ آمدنی والے افراد اور پچھلا طبقہ سخت پریشان ہے۔

8۔ غیر لچکدار نظام (Inelastic System):

پاکستان میں ٹیکس اور خام قومی پیداوار (جی این پی) کا تناسب دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ نیز وقت کے ساتھ یہ نسبت مزید کم ہوتی جا رہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کا نظام محصولات غیر لچکدار ہے۔

9- ٹیکس دہندگان کی قلیل تعداد:
کل ٹیکس رقم کا تقریباً 93 فیصد ایسے ٹیکس دہندگان سے لیا جاتا ہے جن کی تعداد کل ٹیکس دہندگان کی 3.3 فیصد ہے۔

10- کمزور بنیادیں: (Weak Base)
ہمارے ہاں ٹیکس کی بنیاد پست اور کمزور ہے کیونکہ ایک طرف تو زرعی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ (Exempted) ہے حالانکہ زرعی آمدنی مجموعی داخلی پیداوار (جی ڈی پی) کا 20% فیصد ہے۔ دوسری طرف صنعتی شعبے کو بھی ٹیکسوں کی بہت چھوٹیں (Rebates) دی گئی ہیں مثلاً ٹیکس ہالڈ سے بڑھتے ہوئے فرسودگی الاؤنسز اور قرضہ جات وغیرہ۔ مزید برآں تقریباً نصف درآمدات امپورٹ ڈیوٹی (Import Duty) سے مستثنیٰ ہیں۔

11- خود تشخیصی (Self-Assessment) نظام:
پاکستان میں ٹیکسوں کا خود تشخیصی نظام رائج ہے۔ یعنی ٹیکس دہندہ اپنی آمدنی پر خود ٹیکس تشخیص کر کے حکومت کو ادا کرتا ہے۔ اس نظام کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ مثلاً 83-1982ء میں ٹیکس دینے والوں کی تعداد 9,77,020 تھی جو بڑھ کر 11-2010ء میں بارہ لاکھ سے زائد ہو گئی۔

12- محاصل (Revenue) میں اضافہ کی تدابیر:
حکومت مسلسل یہ کوشش کرتی رہی ہے کہ اس کے محاصل بڑھ جائیں جس کے نتیجہ میں یہ اور سالانہ 19.4 فیصد کے حساب سے بڑھے ہیں جہاں تک حکومت پاکستان کی غیر محصولاتی وصولیوں (Non-Tax Revenue) کا تعلق ہے۔ ان میں مسلسل اضافہ ہوتا آیا ہے لیکن محصولاتی وصولیوں کے بڑھنے کی رفتار کم رہی ہے۔

نظام محصولات بہتر بنانے کے لئے تجاویز

پیچھے ہم نے بیان کیا ہے کہ پاکستان کا نظام محصولات اطمینان بخش نہیں ہے چنانچہ نظام ٹیکس بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں وہ تمام خوبیاں پیدا کی جائیں جو ایک اچھے نظام محصولات میں ہوتی ہیں اور جن کا ذکر پچھلے باب میں ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ سرکاری آمدنی بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں:

- 1- براہ راست ٹیکسوں میں اضافہ:
براہ راست ٹیکسوں کا حصہ بڑھانا چاہئے۔ تاکہ ان کا بوجھ ان لوگوں پر پڑے جو دینے کی استطاعت رکھتے ہیں۔
- 2- بالواسطہ ٹیکسوں کے بوجھ میں کمی:
بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنا چاہئے۔ تاکہ غریب اور متوسط طبقہ پر بوجھ کم ہو جائے۔
- 3- ٹیکس چوری (Tax Evasion) کا انسداد:
ٹیکس نااندر کرنے اور اکٹھے کرنے کا نظام بہتر ہونا چاہئے تاکہ یہ چوری نہ ہوں۔
- 4- اورنگار دولت کا انسداد:
براہ راست ٹیکسوں کی مختلف شرحیں ایسی ہونی چاہئیں جن سے دولت کے چند ہاتھوں میں مرککز (Concentration) ہونے کا رجحان رک سکے۔

5- زرعی طبقہ پر ٹیکس:
زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنا چاہئے کیونکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یکساں آمدن والا طبقہ مساوی ٹیکس ادا کرے خواہ اس کی آمدنی کسی شعبے سے تعلق رکھتی ہو۔ چنانچہ ٹیکس عدل وانصاف کے زیادہ قریب ہے اور بہتر تقسیم آمدنی کا باعث بنتا ہے اس لئے زرعی طبقہ پر ضرور ٹیکس لگایا جانا چاہئے۔ اگرچہ زمین کی پیداوار پر عشر وصول کی جاتا ہے لیکن یہ ایک طرح کی زکوٰۃ ہے جو ملک کے تمام اہل نصاب مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے اور ٹیکس اس کے باوجود عائد کیا جاتا ہے اس لئے زرعی آمدنی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ نیز چونکہ چالیس فی صد زمین بڑے بڑے زمینداروں (Big Landlords) کے پاس ہے۔ اس لئے محصولات کے موجودہ نظام کے مطابق زرعی آمدنی پر محصول (Tax) لگانے سے بلا واسطہ ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی میں کثیر اضافہ ہو سکتا ہے۔

6- ایکسائز ٹیکس کی وسیع بنیاد:
اندرون ملک تیار ہونے والی اشیاء پر ایکسائز ٹیکس لگایا جاتا ہے لیکن اس مد سے حاصل ہونے والے محصولات کا پچاسی فیصد صرف چھ اشیاء سے حاصل ہوتا ہے لہذا ضروری ہے کہ ایکسائز ٹیکس کا دائرہ وسیع کیا جائے۔
مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) سے مراد ہے حکومت کی آمدنی اور خرچ کا انتظام اور ان میں کی بیشی کے سلسلہ میں اختیار کی جانے والی حکمت عملی۔

مالیاتی پالیسی کی تعریف

(Definition of Fiscal Policy)

مالیاتی پالیسی کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

”مالیاتی پالیسی سے مراد ایسا عمل اور طریقہ کار ہے جس سے سرکاری محصول بندی (Taxation) اور سرکاری اخراجات کو ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:

- (i) تجارتی سرگرمیوں میں شدید کم بیشی کو معتدل بنانا اور
- (ii) ایسی معیشت قائم اور بحال کرنا جو ترقی کی طرف رواں دواں ہو جس میں کامل روزگار موجود ہو اور زائد ضرورت طلب کے باعث نہ افراط زر ہو نہ قحط زور۔“

مالیاتی پالیسی کے (معاشی اور سماجی) مقاصد (Objectives of Fiscal Policy):

سرکاری آمدنی و خرچ کی پالیسی کے بڑے بڑے مقاصد درج ذیل ہیں:

- 1- کاروباری اتار چڑھاؤ (Fluctuation) کا انسداد:
مختلف وجوہات کی بنا پر کاروبار کا رجحان کبھی ”تیزی“ (Boom) کی طرف ہوتا ہے اور کبھی ”مندے“ (Slump) کی طرف۔ اس کے باعث تجارتی حالات بڑے غیر یقینی (Uncertain) ہو جاتے ہیں: معاشی ترقی میں رکاوٹیں پڑتی ہیں بیکاری و پیروزگاری پھیلتی ہے۔ چنانچہ معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے اتار چڑھاؤ کا سد باب کیا جائے۔ اگر نجی خرچ و سرمایہ کاری میں کمی آجائے تو ”تقریط زور“ (Deflation) یعنی قیمتیں کم ہو جائیں تو حکومت کو چاہئے کہ اپنی پالیسی میں مناسب رد و بدل کرے اس کی کوپرا کرے اور مجموعی خرچ کو بڑھانے میں مدد دے۔ اور اگر زائد از ضرورت ”رجائیت پسندی“ (Optimism) (یعنی اچھے حالات کی امید رکھنا) کے باعث نجی سرمایہ کاری میں بے تحاشا اضافہ ہوتا جائے تو اسے روکنے کے لئے حکومت ٹیکس وغیرہ عائد کرے۔

2- کامل روزگار (Full Employment) برقرار رکھنا:

مذکورہ پالیسی کا دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ ملک میں کامل روزگار کی سطح برقرار رکھی جائے۔ بچت اور سرمایہ کاری کے باہم برابر ہو جانے کے باوجود یہ ممکن رہتی ہے کہ ملک میں کامل روزگار قائم نہ ہو سکے، کیونکہ بچت دوسری کاری کا توازن مطلوب سطح سے اوپر نیچے خارج ہو سکتا ہے۔ اس لئے حکومت کو مداخلت کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ روزگار عامہ (Public Works) کے کام شروع کرے۔ بے کاروں کو روزگار دیا کرے۔

3- آمدنیوں کا فرق کم کرنا: (Reduction in Inequality)

تیسرا اہم مقصد یہ ہے کہ امیر اور غریب طبقہ کا باہمی فرق کم کیا جائے اور نہ قوم کی مجموعی دولت سے "زیادہ سے زیادہ" فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا کیونکہ ایک طرف امراد دولت کو غیر ضروری تنفیعات میں اڑاتے رہتے ہیں اور دوسری طرف غریب اپنی بنیادی ضرورتوں کو بھی ترستے رہتے ہیں اس لیے حکومت کوشش کرتی ہے کہ امیروں پر ٹیکس لگا کر وہی رقم غریبوں کی تلاج دے، بھوکہ پر خرچ کر دے، سکول اور ہسپتال وغیرہ تعمیر کرے۔

4- قیمتوں کی خاص سطح برقرار رکھنا:

قیمتوں میں اچانک یا بہت زیادہ اتار چڑھاؤ معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس لئے حکومت چاہتی ہے کہ قیمتیں ایک سطح پر برقرار (Stable) رکھی جائیں۔

5- صرف (Consumption) کا خاص معیار برقرار رکھنا:

مالیاتی پالیسی کا ایک اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک میں صرف دولت کا ایک خاص معیار برقرار رکھا جائے۔ مثلاً جب مرد بازار میں ہواور حکومت اسے ختم کرنا چاہتی ہو تو ضروری ہے کہ ملک میں صرف دولت بڑھے چنانچہ اس مقصد کے لیے حکومت ٹیکسوں میں کمی کر دیتی ہے تاکہ لوگ پہلے سے زیادہ رقم خرچ کرنے کے لائق ہو سکیں اور ملک میں اشیاء کی طلب بڑھ جائے۔

6- معاشی ترقی کی رفتار برقرار رکھنا:

ترقی پذیر (Developing) ممالک کی حکومت کی مالیاتی پالیسی کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ معاشی ترقی کو معقول رفتار پر برقرار رکھی جائے۔ یہ مقصد ملک میں بچتوں اور سرمایہ کاری اخراجات میں تبدیلی پیدا کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سرکاری مالیات (اور مالیاتی پالیسی) (Fiscal Policy) کی اہمیت و کردار:

دور جدید میں کسی ملک کی معاشی ترقی، خوش حالی اور استحکام میں سرکاری مالیات اہم کردار ادا کرتے ہیں جیسا کہ ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں:

1- حکومتی فرائض کی ادائیگی: (Fulfilment of Govt. Obligation)

ملک کا معاشی نظام کامیابی سے چلانے اور اپنے فرائض کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے ہر حکومت کو مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیاسی دفاعی انتظامی معاشرتی اقتصادی ترقیاتی عدالتی اور ترقیاتی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے کثیر رقم درکار ہوتی ہیں اس لیے اگر حکومت یہ فرائض صحیح طریقے سے انجام دے تو ملک کے معاشی اور سماجی حالات پر خوش گوار اثرات پڑتے ہیں لیکن اگر ان میں کوتاہی یا غفلت ہو جائے تو معیشت ابتری کا شکار ہو جاتی ہے۔ لہذا حکومت کی مالیاتی پالیسی یعنی سرکاری آمدنی اور اخراجات کا مطالعہ اور تجزیہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔

2- عدل اجتماعی (Social Justice) کا قیام:

پسماندہ ملکوں میں دولت اور آمدنی کی تقسیم عادلانہ بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ امیر اور غریب طبقہ میں وسیع فرق پایا جاتا ہے جسے عبور کرنے کے لیے عدل اجتماعی کا قیام لازمی ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اپنے ٹیکسوں کے نظام میں حسب حالات رد و بدل کر کے اور امراء سے زیادہ

ٹیکس لے کر یہ رقم ایسی معاشرتی اور عوامی خدمات، بہم پہنچانے پر خرچ کرے جن سے غریب طبقہ کو فائدہ پہنچے مثلاً تعلیم اور صحت کے سہولیات دہانی تعمیرات ترقی ریاست کے تقاضے پورے کر سکتی ہے۔

3- پیداوار و صرف پر اثرات:

سرکاری آمدنی اور سرکاری خرچ کے بارے میں حکومتی (یعنی مالیاتی) پالیسی ملک میں اشیاء کی پیداوار اور صرف پر بھی اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ حکومت جن صنعتوں کو تحفظ دینا چاہے یا جن کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کرنا چاہے یا جن کی مصنوعات زیادہ برآمد کرنا چاہے انہیں بیرونی (ممالک کی پیداوار کے) مقابلے سے تحفظ (Protection) دے دیتی ہے ان کے بارے میں ٹیکسوں کی نرم پالیسی اختیار کر لیتی ہے یا کچھ عرصہ کے لیے انہیں ٹیکسوں کی چھوٹ مہیا کرتی ہے۔ گویا ملک کی پیداواری اور معاشی سرگرمیوں کو اور ان کے رخ کو ٹیکسوں کی پالیسی بدل کر حسب ضرورت متاثر کیا جاسکتا ہے۔

4- شرح ترقی (Growth Rate) میں تیزی:

پسماندہ ملکوں میں سرکاری مالیات کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے کیونکہ مالیاتی پالیسی کی مدد سے معاشی ترقی، تشکیل سرمایہ، توجہ آمدنی اور روزگاری مواقع بڑھانے کی رفتار تیز کر سکتی ہے۔

5- وسائل کی تخصیص (Allocation):

حکومت کی مالیاتی اور میزانیہ (Budget) پالیسی کے ذریعہ ملک کے معاشی وسائل کی مختلف استعمالات میں تخصیص حسب ضرورت کی جاسکتی ہے کون سی اشیاء کی پیداوار پر کس قدر اقتصادی اور مالی وسائل استعمال ہونے چاہئیں۔



ماڈل پرچہ سوالات

انشائیہ (Subjective) حصہ اول (Section I)

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- سرکاری مالیات سے کیا مراد ہے؟
جواب: ہر حکومت آئندہ سال میں ہونے والی متوقع آمدنی اور خرچ کا جائزہ لیتی ہے۔ اور بجٹ یا میزانیہ تیار کرتی ہے اسے سرکاری مالیات کہا جاتا ہے۔

2- حکومت کی آمدنی کے بڑے بڑے ذرائع کون سے ہیں؟

جواب: (i) محصولاتی آمدنی (ii) شے یا خدمت کی قیمت

(iii) سرکاری جائیداد (iv) حکومت کے پیداواری کام

3- ٹیکس عائد کرنے کے بڑے بڑے اصول بتائیے؟

جواب: (i) اصول مساوات (ii) اصول تین (iii) اصول کفایت (iv) اصول پیداواری

(v) اصول سادگی

4- بلا واسطہ ٹیکس اور بلا واسطہ ٹیکس میں فرق بیان کریں؟

جواب: بلا واسطہ ٹیکس: اس سے مراد وہ ٹیکس ہے جو ٹیکس گزار براہ راست حکومت کو ادا کرتا ہے اور اس کا بوجھ بھی اس شخص پر ہوتا ہے اس آگے منتقل نہیں کر سکتا۔ مثلاً انکم ٹیکس۔

بلا واسطہ ٹیکس: وہ ٹیکس جس کی ادائیگی ایک شخص کے ذمے ہو۔ لیکن اس کا بوجھ دراصل کسی اور پر پڑے۔ کیونکہ ٹیکس دینے والا اسے کسی اور پر منتقل کر دیتا ہے مثلاً سیلز ٹیکس۔

5- متناسب اور حزامی ٹیکس میں کیا فرق ہے؟

جواب: متناسب ٹیکس: اگر تمام لوگوں کی آمدنیوں پر ایک شرح سے ٹیکس لگا دیا جائے، یعنی تمام ٹیکس گزار اپنی آمدنی کا یکساں تناسب سے حصہ ٹیکسوں کی شکل میں دیں۔ تو اسے متناسب ٹیکس کہا جاتا ہے۔

حزامی ٹیکس: اگر کسی شخص کی آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ٹیکس کی شرح بڑھتی چلی جائے تو اسے حزامی ٹیکس کہتے ہیں۔

6- سرکاری اخراجات کے اصول بیان کیجئے؟

جواب: (i) زیادہ سے زیادہ معاشرتی فلاح (ii) کفایت کا اصول

(iii) منظوری کا اصول (iv) پلگ پیری

7- خسارے کا بجٹ کیا ہوتا ہے؟

جواب: جب حکومت کے اخراجات زیادہ ہوں اور آمدنی کم ہو تو ایسے بجٹ کو خسارے کا بجٹ کہتے ہیں۔

8- متوازن بجٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب حکومت کی آمدنی اور اخراجات برابر ہوں تو ایسے بجٹ کو متوازن بجٹ کہتے ہیں۔

9- مالیاتی پالیسی کے چار مقاصد تحریر کریں؟

جواب: درج ذیل ہیں

(i) کاروباری اتار چڑھاؤ (ii) کامل روزگار
(iii) آمدنیوں کا فرق کھانا (iv) قیمتوں کی خاص سطح برقرار رکھنا

10- فاضل بجٹ کا مفہوم بتائیں؟

جواب: حکومت کی آمدنی زیادہ ہو اور اخراجات کم ہوں تو ایسے بجٹ کو فاضل بجٹ کہا جاتا ہے۔

11- محصولاتی تمدن سے کیا مراد ہے؟ (ٹیکس کلچر)

جواب: حکومت کیلئے ٹیکسوں کے ذریعہ آمدنی حاصل کرے، اس شعبہ میں مختلف تدبیر کرنے اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے ضمن میں عوام کا تعاون حاصل کرنے کے سلسلہ میں مختلف طریقے اور قوانین وضع کرتے ہوئے جو محصولاتی نظام قائم کیا جاتا ہے اس محصولاتی تمدن (ٹیکس کلچر) کہا جاتا ہے۔

12- عطر کا مفہوم واضح کیجئے؟

جواب: زراعت پر ٹیکس کو عطر کہا جاتا ہے۔

13- تنزیلی ٹیکس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جس کا بوجھ کم آمدنی والے پر زیادہ اور زیادہ آمدنی والے پر کم پڑے، مثلاً ایسی چیز پر ٹیکس لگانا جن کا استعمال غریب زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے آٹے، دال، سائیکل وغیرہ پر ٹیکس۔

14- ٹیکس اور ٹیکس میں فرق بیان کریں؟

جواب: ٹیکس: اس سے مراد وہ رقم جو لوگ حکومت سے کوئی خدمت حاصل کرنے کے عوض ادا کرتے ہیں مثلاً لائسنس یا تعلیمی ٹیکس وغیرہ۔

ٹیکس: اس سے مراد شہریوں کے ذمے ایسی واجب الادا رقم ہے جو وہ اپنی دولت یا آمدنی سے حکومت کو دیتے ہیں تاکہ وہ ان اخراجات کو پورا کر سکے جو عوام کے اجتماعی فائدے کیلئے اٹھانے پڑتے ہیں۔

15- ایلم سمٹھ نے ٹیکس عائد کرنے کے کوئی بنیادی اصول بیان کیے؟

جواب: (i) اصول مساوات (ii) اصول تین

(iii) اصول سہولت (iv) اصول کفایت

16- مالیاتی پالیسی کی تعریف کریں؟

جواب: مالیاتی پالیسی سے مراد ایسا عمل ہے جس سے سرکاری محصول بندی اور سرکاری اخراجات کو ان مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(i) تجارتی سرگرمیوں میں شدید کی بیشی کو معتدل بنانا

(ii) ایسی معیشت قائم کرنا جو ترقی کی طرف رواں دواں ہو جس میں کامل روزگار موجود ہو۔ اور درآمد از ضرورت طلب کے باعث نہ افراط زر ہو، نہ فقر و غنا۔

17- نجی اور سرکاری مالیات کے چار اختلافی نکات لکھیں؟

جواب: درج ذیل ہیں۔

(i) حکومت اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ (یعنی بجٹ) ایک سال کیلئے تیار کرتی ہے لیکن عام لوگ اپنا بجٹ ماہوار یا ہفت وار بناتے ہیں۔

- (ii) حکومت خسارے کی سرمایہ کاری کر سکتی ہے لیکن عام عوام نہیں کر سکتیں۔
 (iii) سرکاری مالیات میں بڑی بڑی جہلیاں ممکن ہیں لیکن ایک شخص کیلئے اپنی آمدنی کو زیادہ بڑھا دینا یا اخراجات کو گھٹانا دشوار ہوتا ہے۔
 (iv) عام افراد اپنی آمدنی و خرچ کا حساب عموماً پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن حکومت ایسا نہیں کرتی۔

18۔ حکومت کے اخراجات کی چار بڑی مدات بتائیں؟

جواب: درج ذیل ہیں۔

- (i) قیمرانی کام پر حکومت خرچ کرتی ہے مثلاً سڑکیں وغیرہ
 (ii) تعلیم کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے حکومت خرچ کرتی ہے۔
 (iii) صحت کو برقرار رکھنے پر حکومت خرچ کرتی ہے۔ مثلاً ہسپتال وغیرہ
 (iv) دفاع کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے حکومت خرچ کرتی ہے۔

19۔ نجی مالیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: عام لوگ عموماً ہمارا اپنا بجٹ تیار کرتے ہیں اور آمدنی و خرچ کا تخمینہ لگاتے ہیں اسے نجی مالیات کہا جاتا ہے

حصہ دوم (Section II)

سوال 2۔ درج ذیل سوالات کے مفصل جوابات تحریر کریں۔

- (1) نجی مالیات اور سرکاری مالیات میں فرق بیان کیجئے؟ (سرگودھا بورڈ 2009ء، لاہور بورڈ 2010ء)
 (2) ٹیکس عائد کرنے کے اصول بیان کریں؟ (ملتان بورڈ 2009ء، سرگودھا بورڈ 2010ء)
 (3) ٹیکسوں کی مختلف اقسام کی وضاحت کریں؟ (بہاولپور بورڈ 2010ء)
 (4) حکومت کے مختلف ذرائع آمدنی کی تفصیل بتائیے؟
 (5) بالواسطہ ٹیکس کے فوائد اور نقصانات بیان کریں؟ (سرگودھا بورڈ 2011ء)
 (6) براہ راست ٹیکس کی خوبیوں اور خامیوں پر بحث کریں؟ (بہاولپور بورڈ 2011ء، میرپور آزاد کشمیر بورڈ 2011ء)
 (7) پاکستان کے نظام محصولات کا جائزہ لیجئے؟ (لاہور بورڈ 2011ء)
 (8) پاکستان میں نظام محصولات بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کریں؟

سوال 3۔ ہر سوال کے ایک سے زیادہ جواب دے گئے ہیں ان میں سے درست جواب پر (P) کا نشان لگائیے۔

- (1) اکم ٹیکس کی نوعیت یہ ہے:
 (A) متناسب (B) حزامی ✓ (C) تزیلی (D) بالواسطہ
 (2) ٹیکس لگانے کے اصول مساوات کی مطلب ہے:
 (A) ایک ہی شرح سے ٹیکس لینا (B) حزامی شرح سے ٹیکس لینا ✓ (C) کم سے کم شرح سے ٹیکس لینا
 (3) اس ٹیکس کا بوجھ دوسرے شخص پر منتقل کیا جاسکتا ہے:
 (A) براہ راست ٹیکس (B) بالواسطہ ٹیکس ✓ (C) پر اپنی ٹیکس
 (4) ٹیکس عائد کرنے کے اصول اس ناہر معاشیات نے پیش کئے:
 (A) ریکارڈو (B) آدم سمٹھ ✓ (C) جے ایس مل (D) مارشل

- (5) ایک سائزڈ یونٹ اس قسم کا ٹیکس ہے:
 (A) براہ راست ٹیکس (B) بالواسطہ ٹیکس ✓ (C) متناسب ٹیکس (D) غیر متناسب ٹیکس
 (6) اکم ٹیکس کی نوعیت یہ ہوتی ہے:
 (A) بالواسطہ (B) بلا واسطہ ✓ (C) تزیلی (D) مساوی شرح
 (7) ٹیکسوں کا بہترین نظام یہ ہوتا ہے:
 (A) براہ راست ٹیکس (B) بالواسطہ ٹیکس (C) ٹیکس عائد کرنے کے اصول پورے رکھئے ✓ (D) ٹیکس عائد کرنے کے اصول پورے رکھئے ✓
 (8) مالیاتی پالیسی کا مقصد:
 (A) زیادہ ٹیکس لگانا (B) کم ٹیکس لگانا (C) ملک میں کامل روزگار (Full Employment) برقرار رکھنا ✓ (D) زیادہ ٹیکس لگانا
 (9) اشیاء پر عائد کئے جانے والے ٹیکس کہلاتے ہیں:
 (A) بالواسطہ ٹیکس ✓ (B) بلا واسطہ ٹیکس (C) حزامی ٹیکس (D) متناسب ٹیکس
 (10) کونسا مرکزی حکومت کی آمدنی کا ذریعہ نہیں:
 (A) آبیانہ ✓ (B) آمدنی ٹیکس (C) میرف (D) دولت ٹیکس
 (11) وہ تمام اقدامات جو حکومت وصولیوں اور اخراجات کے لئے کرتی ہے کہلاتے ہیں:
 (A) زرعی پالیسی (B) مالیاتی پالیسی ✓ (C) ٹیکس پالیسی (D) ان میں سے کوئی نہیں
 (12) کس اصول کے تحت ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق ٹیکس ادا کرتا ہے؟
 (A) اصول یک داری (B) اصول مساوات ✓ (C) اصول سہولت (D) اصول تنوع
 (13) دولت ٹیکس ہے:
 (A) تزیلی ٹیکس (B) زائد قدری ٹیکس (C) متناسب ٹیکس (D) براہ راست ٹیکس ✓
 (14) کس ٹیکس کا بوجھ غریب لوگوں تک منتقل نہیں ہوتا؟
 (A) ایک سائز ٹیکس (B) سائز ٹیکس (C) اکم ٹیکس ✓ (D) سسٹم ڈیوٹی
 (15) مرکزی حکومت اپنی آمدنی کا حصہ ٹیکسوں سے اکٹھا کرتی ہے:
 (A) 24.63% (B) 75.32% ✓ (C) 50% (D) 68%
 (16) حکومت پاکستان کا بالواسطہ ٹیکسوں کا حصہ ہے:
 (A) 68% ✓ (B) 50% (C) 16% (D) 18%